ایبسٹریکٹ (اختصاریہ)

(Abstract)

(شمارہ-۲۴)

ڈاکٹر مظہر علی طلعت
ٹیچنگ ریسرچ ایسوسی ایٹ، شعبہ اُردو
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد
محمد اسحاق خان
اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

- **علامہ اقبال کا حقیقی خواب: آزاد انسان کی بازیافت**

پروفیسر ڈاکٹر سعادت سعید

زیرِ نظر مضمون علامہ اقبال کی شاعری اور نثر میں موجود اس تصور کی طرف رہنمائی کرتا ہے جس میں اقبال آزاد انسان کی بازیافت کرتے ہیں۔ مصنف نے علامہ محمد اقبال کی نظم ''بندگی نامہ'' میں غلامی کی مختلف صورتوں کی عکاسی کو ان کی آزاد انسان کی بازیافت کا بیانیہ قرار دیا ہے۔ بندگی نامہ کے بعد زبورِ عجم میں ''در بیان فنون لطفیہ غلاماں'' غلاموں کے فنون مثلاً موسیقی، شاعری، مصوری وغیرہ پر اقبال کے خیالات کے اہم نکات کو بیان کیا ہے۔ مصنف کے خیال میں علامہ اقبال نے یہ بتایا کہ غلامی میں قول و فعل متضاد ہو جاتے ہیں غلام دین اور دانائی کو ارزاں بیچ دیتا ہے جبکہ اس غلامی کا خاتمہ اقبال کے مطابق عشق سے ہوتا ہے اور عشق اہلِ دل کو تجلیاتِ خدا کا امین بناتا ہے۔ عشق فنکاروں کو یدِ بیضا دے دیتا ہے۔

- **داستانوی تنقید میں رسائل کا حصہ**

ذوالفقار احمد/ڈاکٹر محمد یار گوندل

اس مقالے میں مقالہ نگار نے ادب اور ادبی تنقید اور تخلیقات کا مختلف رسالوں کے ذریعے عوام تک پہنچانے اور ابلاغ کے مقاصد کے لیے رسالوں کے ذریعے ادب کی تشہیر کے مراحل کو بیان کیا ہے۔ مصنف نے یہ خیال پیش کیا ہے کہ اردو کی ادبی تخلیقات عوام تک سب سے پہلے رسائل کے ذریعے پہنچی ہیں۔ مصنف نے مختلف رسالوں میں شائع ہونے والی ادبی تخلیقات کی تفصیل بھی دی ہے۔ جن رسائل نے ادبی تخلیقات کو قاری تک پہنچانے میں سرگرم حصہ لیا ان میں رسالہ ''نقوش'' رسالہ ''نگار''، رسالہ ''صحیفہ'' اور رسالہ ''قومی زبان'' شامل ہیں۔ مصنف نے ان رسالوں کے معیار اور ان کی ادبی سطح پر بھی بحث کی ہے۔

- **اُسلوب اور اُسلوبیات: بنیادی تصورات**

ڈاکٹر عامر سہیل

زیرِنظر مضمون اُسلوب اور اُسلوبیات جیسے ادبی مسائل کو زیر بحث لاتا ہے۔مصنف نے اردو ادب کے کئی نامور محققین اور تخلیق کاروں کے تصورِ اسلوب پر بھی بات کی ہے۔ مصنف نے اسلوب کی روایتی اصطلاح کو زیر بحث لاتے ہوئے اسلوب کی قدیم تعریفات کو بھی تحریر کیا ہے۔ مصنف نے جدید اور مابعد جدید تنقید میں اسلوب اور اسلوبیات کے علم پر بحث کی ہے۔مصنف کا خیال ہے کہ اسلوب کوئی جامد شے نہیں اس میں تخلیق کار کی شخصیت، اس کے ماحول اور تہذیبی وثقافتی عناصر بھی شامل ہیں۔مصنف نے سید عابد علی عابد کی تصنیف ''اسلوب'' کی صفات کو تین حصوں میں تقسیم کر کے اسلوب کے علم میں گرانقدر خدمت کو سراہا ہے۔مصنف نے ڈاکٹر رابعہ سرفراز کے اسلوب کے بارے اہم تصورات کا ذکر کرتے ہوئے مصنفہ کے بیان کردہ اسلوب کے بارے میں پانچ پہلوؤں کا ذکر بھی کیا ہے۔

- **خطباتِ اقبال: کچھ نئے مباحث**

ڈاکٹر عزیز ابن الحسن

علامہ محمد اقبال کا اہم حوالہ اگر شاعری ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ان کی نثری تحریریں بھی بہت اہمیت کی حامل ہے ان نثری تحریروں میں علامہ صاحب کے خطبات ''تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ'' کئی عشروں سے اہل علم کی تنقید اور تحسین کا موضوع رہے ہیں۔ درج ذیل مضمون علامہ صاحب کے خطبات میں بیان کیے گئے مسائل اور تصورات کے بارے لکھی گئی کتاب ''خطباتِ اقبال۔ نئے تناظر میں'' پر روشنی ڈالی ہے ۔محمد سہیل عمر کی اس مذکورہ کتاب میں علامہ صاحب کے خطبات کے مخاطبین اور منہاج کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ مصنف کے خیال میں اس کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ اس میں محمد سہیل عمر نے علامہ صاحب کے خیالات کی علمی دیانت سے تحلیل اور تجزیہ کیا ہے۔مصنف کے خیال میں'' خطبات اقبال نئے تناظر میں'' اقبالیات میں ایک اہم اضافہ ہے۔

- **اقبال کی سوچ پر مغربی ادبیات کے اثرات: تحقیقی مطالعہ**

ڈاکٹر محمد عامر اقبال

اقبال کثیر المطالعہ شخص تھے۔آپ کی تعلیم مشرقی ماحول پر تھی مگر آپ نے صرف مشرقی ادبیات کا مطالعہ کافی نہ سمجھا۔آپ نے قدیم و جدید فکر و خیال کا مطالعہ بھی کیا جس کی جھلک اس مضمون میں دیکھی جا سکتی ہے۔اس مضمون میں اقبال کی نظموں کے حوالے بھی دیے گئے ہیں جو مغربی شعرا سے ماخوذ ہیں۔ان نظموں میں موجود پیغام آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔اس مضمون میں مختلف مفکرین کی آرا بھی ملیں گی۔اقبال نے ماخوذ نظموں کو حب الوطنی، افکار اور الفاظ سے رعنائی عطا کی۔آپ ڈائری بھی لکھتے تھے اس میں بھی مغربی مفکرین کے بارے میں مختلف آراء محفوظ ہیں۔اس مضمون میں اقبال کی ڈائری سے بھی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔اقبال کے خطبات ''تشکیل جدید الٰہیاتِ اسلامیہ'' میں بھی بہت سے مفکرین کے حوالے پائے جاتے ہیں۔ان کے خیالات کا اعتراف بھی اقبال نے کیا ہے اور مخالفت بھی۔یہ اقبال کے فلسفہ کی حسن آرائی ہے۔اس مضمون میں فکرِ اقبال پر اثر انداز ہونے والے ماخذ سامنے آتے ہیں۔اقبال کے مطالعہ کی وسعت کا پہلو بھی اس مضمون میں نمایاں طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

- **چندر بھان برہمن کی فارسی شاعری**

ڈاکٹر شاہد نوخیز اعظمی

زیرِ نظر مضمون میں مقالہ نگار نے سلطنت مغلیہ کے سنہری دور میں معروف شاعر چندر بھان برہمن کی فارسی شاعری کو موضوع بنایا ہے۔مصنف کے مطابق مغلیہ سلطنت کے اس دور میں کئی ایسے روشن خیال ہندو تخلیق کار اور شاعر بھی تھے جنھوں نے مثنوی مولانا روم اور اسلامی تصوف کی کتابوں سے روحانی فیض حاصل کیا۔چندر بھان برہمن ان میں سے ایک تھے۔چندر بھان برہمن ہندوستان کا پہلا فارسی صاحب دیوان شاعر تھا۔مقالہ نگار نے جابجا چندر بھان برہمن کے فارسی کلام سے اشعار پیش کر کے اس کی شاعری میں کلام کی تزئین اور جمالیات کے لیے مختلف لسانی صنعتوں اور ضائع بدائع استعمال کی بھی نشاندہی کی ہے۔

- **انتظار حسین کا فن اور ملفوظاتِ صوفیاء**

ڈاکٹر فرید حسینی/ڈاکٹر طاہر نواز

اردو ادب اور صوفی ازم کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔مصنف نے اردو ادب کے ممتاز افسانہ نگار، ناول نگار اور نقاد انتظار حسین کے ادب میں صوفیا کے ملفوظات اور تصورات کو دیکھنے کی کوشش کی ہے۔مصنف کے خیال میں انتظار حسین نے اپنے ادب میں تصوف کو برتا ہے۔مصنف نے صوفیا کی تعلیمات میں تذکیہ نفس، فقر اور عرفان و سلوک کی منازل طے کرنے کے سارے روایتی طریقوں کی انتظار حسین کے افسانوں میں موجودگی کو بھی تفصیل سے بیان کیا ہے۔مصنف کے خیال میں انتظار حسین کے مشہور افسانے ''نرالا جانور'' اور ''کایا کلپ'' کا بھی صوفیانہ تعلیمات کی روشنی میں تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔

- **اردو نظم میں تصویر کاری اور محاکات نگاری کی روایت (ابتدا سے رومانی تحریک تک)**

ڈاکٹر تسنیم رحمان

درج ذیل مضمون میں اردو نظم کے دو تشکیلی عناصر ''تصویر کاری اور محاکات نگاری'' کے اردو شاعری میں استعمال پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مصنف کا خیال ہے کہ تصویر کاری واقعہ یا منظر کا لفظی نقشہ ہے جو شعر اور نثر دونوں میں یکساں طور پر رائج ہے جبکہ محاکات تصویر محض سے اگلا قدم ہے جس میں مجرد احساسات و کیفیات کو متخیلہ کی کاری گری لفظی تصویروں میں پیش کی جاتی ہے۔ مصنف نے ان دو طریقہ ہائے بیان کا ردو ادب کے تمام ادوار اور مشہور مثنویوں اور نظموں میں موجود ہونے کا سراغ لگایا ہے۔ اس سلسلے میں مقالہ نگار نے اردو ادب کے عظیم شعرا کے ہاں ان تکنیکوں کے استعمال پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

- **اردو داستانوں کے اسلوب پر تحقیقی نظر**

عطیہ فیض بلوچ

اس مضمون میں مصنفہ نے اردو کی داستانوں کے اسلوب پر تحقیقی نقطے منکشف کیے ہیں۔ اسلوب کی تشریح اور تعریفات کے بعد مصنفہ نے ترتیب وار اردو ادب کی تاریخ سے داستانوں کو زیر بحث لا کر ان کے اسلوب کو پرکھنے کی کوشش کی ہے۔ مصنفہ کا خیال ہے کہ اسلوب کی دلکشی میں جملوں میں قافیہ پیمائی ،تکرار لفظی وغیرہ سے بھی اضافہ ہوتا ہے اور اردو کی نثری داستانیں ان محاسن سے مالا مال ہیں۔

- **بانو قدسیہ کے افسانے ''کلو'' کا مابعد نو آبادیاتی تناظر میں تجزیہ**

طاہرہ غفور

مصنفہ نے اپنے اس تحقیقی مقالے میں اردو کی مشہور ادیبہ بانو قدسیہ کے افسانے ''کلو'' کا مابعد نو آبادیات کے تناظر میں محاکمہ کیا ہے۔ مصنفہ نے جدید دور کے علمی دریچے نو آبادیات اور پس نو آبادیات کی تشریح بھی کی ہے۔ مصنفہ نے مابعد نو آبادیاتی مطالعات میں مشہور عالم ہومی۔ کے۔ بھابھا کے نظریات سے نو آبادیات کی تعریف متعین کی ہے۔ مصنفہ نے اس مضمون میں یہ دیکھنے کی کوشش کی ہے کہ نو آبادیات کے اثرات ادب میں کرداروں کے طرزِ فکر و عمل سے کیسے پیش کیے گئے ہیں۔

- **سفاکیت، غصہ اور سنجیدگی: ایک نیا تعین (اردو افسانہ ''غصہ کی نئی فصل'' کا تجزیہ)**

ڈاکٹر مظہر علی طلعت

زیر نظر مضمون اولاً انسانی جذباتی زندگی کی تین جہتوں سفاکیت، غصہ اور سنجیدگی کے نئے متعین کردہ معنی کے زاویے سے دیکھنے کی کوشش کی ہے ان مذکورہ جذباتی پہلوؤں کو روسی ناول ''ہمارے زمانے کا ہیروٗ'' اور اسد محمد خان کے افسانے ''غصہ کی نئی فصل'' کی فکر سے زیر بحث لایا گیا ہے۔ مصنف کا خیال ہے کہ روسی ناول نگار لرمانتوف کے ناول ''ہمارے زمانے کا ہیروٗ'' کا مرکزی کردار پچورین نئی اخلاقی اقدار کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ نئی اقدار روایتی اقدار سے جدلیاتی مجادلے کی حالت میں ہیں۔

- **سید صبیح الدین رحمانی کی نعتوں میں موضوعاتی جہتیں**

ڈاکٹر تحسین بی بی

سید صبیح الدین رحمانی کا شمار جدید دور کے نعت گو شعرا میں ہوتا ہے۔ انہوں نے نہ صرف نعتیں پڑھی ہیں بلکہ لکھی بھی ہیں اور نعت شناسی کے حوالے سے ان کی خدمات نا قابلِ تعریف ہیں۔ انہوں نے اپنی نعتوں میں رسول کریم ﷺ کے اوصافِ کمالات، انؐ کے اخلاقِ حسنہ اور محبتِ رسول ﷺ میں سرشار ہو کر نعتیں لکھی ہیں۔ ان کی نعتوں کے موضوعات میں کئی پہلو اجاگر ہوتے ہیں۔ ان کے نعتیہ کلام میں نعتیہ غزلیں، نعتیہ نظمیں، نعتیہ ہائیکو اور سانیٹ موجود ہیں۔ زیرِ مطالعہ مقالے میں صبیح رحمانی کی نعتوں میں موجود موضوعات کی مختلف جہتوں کو بیان کیا گیا ہے اور بہت سے پہلوؤں کو سامنے لایا گیا ہے۔

- **نقاد کی پیدائش (۲)**

حافظ صفوان محمد

اس مقالے میں محمد حسن عسکری کی تنقیدی فکر کا جائزہ اس انداز میں لیا گیا ہے کہ ان کے دور کے ادبی و سماجی مسائل اور وہ تہذیب سامنے رہے جس نے ان کی ادبی کاوشوں کو تخلیق سے تنقید کی طرف موڑا۔ عسکری نے نہ صرف ادب و ادیب کی بلکہ مسلم تہذیب کی شناخت کو درپیش مسائل کا ادراک اس وقت کر لیا تھا جب بیشتر قلمکار ادب و سماج کی بعض برانچ لائنوں پر ہی چلتے چلے جا رہے تھے۔ کسی ادبی دھڑے کی پشت پناہی چونکہ عسکری کا مقصود نہ تھا اس لیے ان کے قلم سے بیشتر وہی کچھ نکلا جس کی ضرورت ان کے دور میں تو تھی ہی، آج بھی ویسی ہی ہے۔ عسکری صرف تنقید نگار نہ تھے بلکہ تنقید کی پریزنٹیشن میں بھی جدت طراز تھے؛ ادبی کالم لکھنے کا جو اسلوب تنقید لکھنے کے لیے انھوں نے ایجاد کیا وہ اب سکہ رائج الوقت ہے۔ اس مقالے میں عسکری کی تفسیری کاوش اور انگریزی ترجمے کی مہارت پر گفتگو نہیں ہو سکی جو ایک مستقل موضوع ہے، بلکہ صرف اطرافِ تنقید سے علاقہ رکھا گیا ہے۔

- **محمد عاصم بٹ کا فکشن: فلسفہ وجودیت**

عاقب شہزاد، ڈاکٹر ارشد محمود آصف (ارشد معراج)

زیر نظر مقالے میں مصنفین نے محمد عاصم بٹ کے افسانوں کی روشنی میں ان کے فکر و فن پر آراء پیش کی ہیں۔ مضمون میں محمد عاصم بٹ کے افسانوں کو وجودیت کے فلسفے کی روشنی میں تفہیم میں لایا گیا ہے۔ مضامین نگاروں نے محمد عاصم بٹ کے افسانوں میں کافکا کے فکری اور اسلوبیاتی اثرات کا بھی ذکر کیا ہے۔ مضمون میں وجودی کرب، متلی، پریشانی، تنہائی اور اداسی کے وجودی مظاہر کی محمد عاصم بٹ کے افسانوں میں موجودگی کی نشاندہی بھی کی ہے۔

- **انگریزی ادبی کالموں کے مجموعے اور اردو ادب کا عصری منظر نامہ**

ڈاکٹر عارفہ شہزاد

کسی خاص زبان اور ادب کے ادبی منظر نامے کو سمجھنے کے لیے ادبی کالم بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اردو ادب کا بھی یہی حال ہے۔ بہت سارے نامور مصنفین ہیں جنھوں نے اردو کتابوں، ادیبوں، شاعروں اور رجحانات کی تلاش میں ادبی کالم لکھے ہیں۔ اگرچہ یہ کالم مختصر ہوتے ہیں تاہم ان میں تنقیدی عنصر موجود ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم ان کو نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ مضمون ان کتابوں سے متعلق ہے جو اس طرح کے ادبی فن پاروں کا مجموعہ ہیں۔